سوال

میں نے بعض افراد جس سے ایک نوجوان نے عقد نکاح کرنے والے کے حقوق دریافت کیے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے : تم پر حرام کی گئی ہیں تمہاری مائیں اور تمہاری لڑکیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہارے پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی لڑکیاں اور بہن کی لڑکیاں اور تمہاری وہ مائیں جنھوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو، اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری ساس اور تمہاری پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں، تمہاری ان بیویوں سے جن سے تم دخول کرچکے ہوہاں اگر تم نے جماع نہیں کیا تو تم پر کوئی گناہ نہیں. یہاں اللہ تعالی نے ان میں فرق کیا ہے جن سے دخول کیا گیا ہے اور جن سے دخول نہیں کیا گیا، اس لیے عقد نکاح کرنے والے کےلیے اس کو چھونا اور جماع کرنا جائز نہیں لیکن اس سے قبل میں نے یہ پڑھا تھا کہ عقد نکاح کرنے والے کےلیے ہر چیز جائز ہے کیونکہ وہ اس کی بیوی ہے، اور اگر رخصتی سے قبل بیوی حاملہ ہوگئی تو بچہ شرعی ہوگا اور اس کو وراثت ملے گی، تو کیا اس جواب دینے والے کا یہ استدلال صحیح ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور دورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

آپ نے جس شخص کا سوال میں ذکر کیا ہے نا تو اس کا استدلال صحیح ہے اور نہ ہی حکم میں، کیونکہ اس نے جس آیت سے استدلال کیا ہے وہ آیت تو مرد کےلیے نکاح کی حرمت والی عورتوں کے بیان میں ہے

اور اللہ عزوجل نے بیان فرمایا ہے کہ مرد کےلیے ماؤں اور بیٹیوں اور پھوپھیوں سے نکاح کرنا حرام ہے، اور اللہ تعالی نے جن عورتوں سے نکاح کی حرمت بیان کی ہے ان میں اس عورت کی بیٹی بھی شامل ہے جس سے دخول کیا گیا ہو، اور یہ بھی کہ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس کی بیٹی بھی ہو تو اس عورت سے دخول کرنے سے قبل ہی اسے طلاق دے دے تو اس کی بیٹی سے نکاح جائز ہے

لیکن اگر اس نے اس کی ماں سے دخول کے بعد اسے جدا کیا تو اس کی بیٹی سے نکاح کرنا حلال نہیں، بلکہ یہ اس کےلیے ابدی حرام ہوجائیگی

اس آیت کا معنی تو یہ ہے، اور اس آیت کا اس سے کوئی تعلق نہیں کہ مرد کا جس عورت سے نکاح ہوا ہے اس سے کیا کچھ جائز ہے اور کیا جائز نہیں، بلکہ آیت تو نکاح کی حرمت والی عورتوں کے بیان میں ہے، اور بیوی کی بیٹی (جو گود میں پرورش پا رہی ہے) سے نکاح کی حرمت اس کی ماں سے دخول کے ساتھ مشروط ہے، اور اگر اس سے دخول نہیں ہوا تو اس کےلیے اس سے نکاح حلال ہے

اور ہر وہ شخص جس سے کوئی سوال کیا جائے اور اسے جواب نہ آتا ہو اور وہ علم نہ رکھے تو اس کےلیے اس "مجھے نہیں پتہ" کہنا واجب اور ضروری ہے، اور کسی بھی شخص کےلیے جائز و حلال نہیں کہ وہ کوئی ایسی بات کرے جو شریعت نے کہی نہیں ہے، اور نہ ہی وہ اللہ تعالی کی حلال کردہ کو حرام کرے اور نہ ہی اللہ کی حرام کردہ کو حلال کرے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور تم وہ بات مت کرو جس کا علم تمہیں نہیں، یقیناً کان اور آنکھ اور دل ان سب کے متعلق باز پرس ہوگی الاسراء (36).

اور ایک مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے :

کہہ دیجئے کہ البتہ میرے پروردگار نے صرف حرام کیا ہے ان تمام فحش باتوں کو جو علانیہ ہیں اور جو پوشیدہ ہیں اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو، اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک کرو جس کی اللہ نے کوئی دلیل و سند نازل نہیں کی، اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ کے ذمہ ایسی بات لگا ؤ جس کو تم جانتے نہیں الاعراف (33).

دوم :

اور رہا بیوی سے عقد نکاح کرنے والا شخص تو اس کےلیے بیوی سے ہر چیز حلال ہے وہ اس کی بیوی ہے، اور وہ خود اس کا خاوند ہے، اگر وہ فوت ہوجائے تو خاوند اس کا وارث ہوگا، اور اگر خاوند فوت ہوجائے تو بیوی اس کی وارث ہوگی، اور وہ پورے مہر کی حقدار ٹھرے گی

لیکن جس نے صرف عقد نکاح کیا ہے اور اس کی رخصتی نہیں ہوئی اس کے بہتر اور افضل یہی ہے کہ وہ اس سے دخول اس وقت تک مت کرے جب تک اس کا اعلان نہ ہوجائے یعنی رخصتی نہ ہو، کیونکہ اعلان سے قبل دخول کرنے میں بہت ساری خرابیاں پیدا ہوتی ہیں

ہوسکتا ہے بیوی کنواری ہو اور اس کا کنوارا پن ختم کردو اور یہ بھی ہوسکتا ہے وہ اس جماع سے حاملہ ہوجائے اور پھر رخصتی سے قبل ہی طلاق ہوجائے یا خاوند فوت ہوجائے تو اس طرح یہ عورت کےلیے مشکل ہوگی اور اس کے خاندان کےلیے بھی اور انتہائی طور پر حرج کا شکار ہونگے، اس لیے صرف عقد نکاح کرنے والے کو بغیر رخصتی کیے جماع نہیں کرنا چاہیے، بلکہ وہ اس سے بوس و کنار ہوسکتا ہے اور معانقہ کرسکتا ہے، لیکن جماع سے باز رہے اس لیے نہیں کہ ایسا کرنا حرام ہے، بلکہ اس لیے کہ ایسا کرنے سے کئی ایک خرابیاں پیدا ہوسکتی ہیں

مزید فائدہ کےلیے برائے مہربانی آپ سوال نمبر (32151) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

سوم :

بیوی سے دخول نہ کرنے سے کئی ایک عملی احکام کا تعلق ہے :

جس میں عدت بھی شامل ہے، چنانچہ جس نے بھی اپنی بیوی کو دخول سے قبل طلاق دی تو اس پر کوئی عدت نہیں ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اے ایمان والو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو اور پھر ان سے جماع کرنے سے قبل ہی طلاق دے دو تو تم پر کوئی عدت نہیں جو تم شمار کرو، اور انہیں فائدہ دو اور انہیں بہتر طریقہ سے انہیں رخصت کردو الاحزاب (49).

اور اس میں مہر بھی شامل ہے، چنانچہ جوئی کوئی شخص بھی اپنی بیوی کو دخول سے قبل طلاق دے تو اس کو مقرر کردہ مہر کا نصف مہر ادا کرنا ہوگا

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور اگر تم انہیں ہاتھ لگانے (یعنی جماع) سے قبل طلاق دے دو اور ان کا مہر مقرر کرچکے ہو تو مقرر کردہ مہر کا نصف انہیں دو، مگر یہ کہ وہ خود معاف کردیں، یا وہ معاف کردے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے، اور تم معاف کردو یہ تقوی کے زیادہ قریب ہے البقرۃ (237).

اور اگر مہر مقرر نہیں کیا گیا تو پھر عورت خاوند کی حسب استطاعت فائدہ دینے کی مستحق ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اگر تم عورتوں کو ہاتھ لگائے بغیر (جماع سے قبل) اور مہر مقرر کیے بغیر طلاق دے دو تو بھی تم پر کوئی گناہ نہیں، ہاں انہیں کچھ نہ کچھ فائدہ دو، خوشحال اپنے انداز سے اور تنگدست اپنی طاقت کے مطابق دستور کے مطابق اچھا فائدہ دے بھلائی کرنے والوں پر یہ لازم ہے البقرۃ (236).

اور وفات کی حالت میں بیوی پورے مہر کی حقدار ہوگی اگر مہر متعین اور مقرر ہو، اور اگر متعین و مقرر نہیں تو اسے مہل مثل دیا جائیگا

علقمہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ ان سے ایک شخص نے دریافت کیا :

ایک آدمی نے عورت سے شادی کی اور اس کا مہر مقرر نہ کیا اور نہ ہی اس سے دخول کیا اور اسی حالت میں فوت گیا تو کیا حکم ہے ؟

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کہنے لگے :

اس عورت کو اس جیسی عورتوں کا مہر مثل ملے گا، نہ تو اس میں کوئی کمی اور نہ ہی زیادتی ہوگی، اور اس عورت پر عدت ہے، اور اسے وراثت میں بھی حصہ ملے گا "

تو معقل بن یسار اشجعی کھڑے ہو کر کہنے لگے :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق (ہمارے خاندان کی ایک عورت) کے متعلق فیصلہ بھی اسی طرح فیصلہ فرمایا تھا جس طرح آپ نے کیا ہے "

چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بہت خوش ہوئے "

سنن ابوداود حدیث نمبر (2114) سنن ترمذی حدیث نمبر (3355) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1891) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1939) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

واللہ اعلم .

الاسلام سوال و جواب

75026